سالانہ قیمت تین روپیہ ... پیشگی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۱	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء	جلد ۵۰

[illegible]

نصیحت پر از شریعت

(از قلم جناب سید ... حسین صاحب ...)

[illegible]

ترشحات رسا

[illegible]

وہ بھی ہو جائے مرے واسطے تریاق صفت
اپنے ہاتھوں سے اگر زہر بھی دو تم مجھکو

تیرے افشاں کے تصور میں کئی ہجر کی شب
سحر کلفت دکھلاتے ہے انجم مجھکو

دل میں ارمان مرے اور بھی بڑھ جاتے ہیں
دیکھتے ہو نگہ لطف سے جب تم مجھکو

چھیڑتے ہیں وہ رقیبوں کو بھری محفل میں
اور دیتے ہیں ادھر از تبسم مجھکو

دل پہ خاص اہل سماعت کے اثر ہوتا ہے
حق نے بخشا ہے وہ انداز تکلم مجھکو

بے خبر حالت آدم سے نہ ہوگا محشر
دھوکا کیا دیگا رسا دانۂ گندم مجھکو

رسا بریلوی

بھرتپور کی زرخیز اور ارزاں اراضی

مسیحیوں کو اس سے مستفید ہونا چاہئے

ہم مسیحیوں کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ مسٹر [illegible] کی تجویز پر بھی غور کریں۔ واقفکار اصحاب ان سے خط و کتابت کر کے اصل معاملہ کی طرف سے اپنا اطمینان کر لیں۔ ایڈیٹر

بعض عیسائیوں کے خطوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ریاست بھرتپور میں عیسائیوں کو آباد کرانے کی تجویز کی دھوکہ کی ٹٹی اور ٹھگی کا ایچ گمان کرتے ہیں۔ اس لئے اُسکی تردید کے لئے پھر کچھ لکھنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی لفنگے بدمعاش نے گاؤں کے نیک دل عیسائیو کو زمین دلانے کے حیلہ سے ٹھگ لیا ہو، لیکن میری تجویز تو ایک کھلا صاف معاملہ ہے۔ کہ جیسے آئینہ ہوتا ہے۔ میں نے صرف عیسائیوں کی اقتصادی بہتری کے لئے یہ خیال کیا ہے اور زمانے بھرت پور سے تمام [illegible] سے کرنے لگے۔ اگر آپ نور افشاں کے مطبوعہ مضامین پڑھیں یا پچھلے ۱۰ اپریل اور ۳ مئی ( ) دستیاب ہوں تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے کسی سے یہ نہیں کہا کہ آپ سیدھے مجھے دیجئے۔ میں دیتا ہوں۔ البتہ یہ ضرور لکھا تھا کہ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو تو آپ مجھ سے خط و کتابت کیجئے۔ ۲۰ مئی کو جالندھر اور شاید امرتسر وغیرہ بعض اور مقامات کے عیسائی بھرت پور میں آئے تھے۔ میں تو بیماری کی وجہ سے نہ آسکا مگر مسٹر [illegible] صاحب کو میں نے لکھ دیا تھا کہ عیسائیوں کے ٹھہرنے کا معقول انتظام ہونا ضروری ہے چنانچہ ان کی خاطر تواضع اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ ایسا فیاضانہ برتاؤ ان کے خواب میں بھی نہ ہوا ہوگا۔ سب حالات انہوں نے دیکھے۔ کئی ایک تو پسند کئے۔ اب وہ بچے کھچے کے خواہاں ہیں اور غالباً تھوڑے دنوں میں بھرتپور آئینگے۔

آپ غور فرمائیے جو عیسائی مربع لینے کا خواہاں ہے وہ بھرت پور آئے یا اپنے پاس ضرورت کے مطابق روپیہ لیتا آئے۔ رقبہ دیکھئے۔ اگر پسند آئے تو نزولیت کا پٹہ حاصل کرو ورنہ ٹکٹ لیکر گھر کو سدھارو۔ کسی بابو یا صاحب یا اہلکار کو پھوٹی کوڑی مت دو۔ اس سے بڑھ کر اور کونسی سیدھی اور صاف بات ہے اگر اسے بھی مکر و فریب کا جال کہا جائے تو سمجھنے والے کی عقل کا قصور ہے۔ یا تو وہ فاتر العقل ہے یا ایسا نادان ہے کہ ہر ایک کے دام فریب میں پھنس جاتا ہے ایسے آدمی کی حالت رحم اور ترس کے قابل ہے۔ خدا اس کی رہنمائی کرے۔

دربار بھرت پور کو کاشتکاروں کی کمی نہیں ہے سینکڑوں پنجابی آباد ہو چکے ہیں اور ہونے والے ہیں۔ ریاست بھرت پور کے ایک بڑے افسر نے کہا کہ دو برس کے اندر میں کئی پنجابیوں کو اپنے علاقہ کا قابل کاشت رقبہ دکھا چکا ہوں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

ریاست بھرت پور میں نہ صرف ملکیت ہی عطا کی جاتی ہے بلکہ بیس سالہ بندوبستی پٹے بھی دیئے جاتے ہیں اور اس کا نذرانہ کچھ نہیں ہے اس سے مراد موروثیت کے دوامی حقوق ہیں۔ آپ کو بیع رہن کا مجاز نہیں ہے۔ تو آپ متوفی ورثا کو دے سکتے ہیں۔ جیسا اولاد آپ کی ہے۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد بہ سنہ میں پٹہ بحال رہیگی۔ اگر کوئی نہ ہوگا تو زمین دربار کی خالصہ ہوگی۔

علاوہ ازیں دو چار سال کے ٹھیکہ پر بھی زمین مل جاتی ہے۔ اس کی کوئی تعداد نہیں ہے۔ اگر بیسال چاہیں تو موروثی حقوق کا پٹہ باقاعدہ حاصل کر لیں یا ٹھیکہ پر لے لیں غرض مختلف رقبوں کی تعداد ہے کہ جس کا پٹہ تحصیل سے زمین پسند کرنے کے بعد لگ سکتا ہے۔

میں نے عیسائیوں کے لئے ایک عمدہ اور وسیع رقبہ مخصوص کرا رکھا ہے کہ جہاں ان کے [illegible] پاس پاس بس سکتے ہیں۔ زمین کا بڑا حصہ صاف اور ہموار ہے۔ ایک تیس مربع کے رقبہ میں بھی کچھ جھاڑیاں ہیں۔ آپ چھ بیگہ اور جھاڑیاں کاٹ کر اس زمین کی کاشت شروع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہاں پر درخت نہیں ہیں البتہ تھوڑے رقبہ میں [illegible] وغیرہ ہے وہ صاف کرنا ہوگی۔ اگر عیسائیوں کا پختہ ارادہ ہو تو انہیں چاہئے زمین حاصل کر کے اس کو مستحق کرنا چاہئے ورنہ بھرت پور تو زمین ملیگی۔

پتہ۔ [illegible] جرنلسٹ [illegible]
[illegible]
رسالدار بھرت پور۔ معرفت پوسٹ ماسٹر
(بھرت پور)

بیان کیا جاتا ہے کہ ہر سال دنیا میں چار کروڑ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر انہیں اس رفتار سے ایک خاص مقام پر سے گزارا جائے کہ ایک منٹ میں ۲۰ بچے گزر جائیں تو سب سے آخری بچے کے گزرنے کی باری اس وقت آئیگی جبکہ وہ سات سال کا ہو جائیگا۔

([illegible])

نور افشاں
مطبوعہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء

قربانی اور مسیحی کفارہ کا تعلق

اشاعت گزشتہ میں ہم نے اختصاراً یہ بات بتلائی تھی کہ مذہب اسلام کی قربانیاں اور کفارہ سے نادرست ہیں۔ وہ قربانیاں قربانیاں ہی نہیں۔ جن میں خدا کی عزت کے بجائے بے عزتی نمایاں ہوتی ہے۔ ان کے کرنے والے قربانی کا مقصد و مدعا ہی نہیں جانتے۔ وہ ایک رسم کی ہم ہے جس بنا پر قربانی اور کفارہ رکھا گیا ہے۔ آج ہم دونوں کو قربانی اور کفارہ کا مطلب سمجھاتے ہیں۔

معلوم ہو کہ کسی مقبولات میں مذہب کا مدعا و مقصد خدا کی عبادت و فرمانبرداری ہے۔ جس کا اعلیٰ مقصد خدا معبود حقیقی سے تقرب کا حصول ہے۔ کلام اللہ میں عبادتیں دو قسم کی مذکور ہوئی ہیں۔ ایک کو مالی عبادت اور دوسری کو اعتقادی عبادت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔

تمام قربانیاں اور خیرات کی اقسام اور عیدیں مالی عبادات میں داخل ہیں چنانچہ خدا کے کلام میں آیا ہے۔

بعد اس کے موسیٰ اور ہارون آئے اور فرعون کو کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لئے عید کریں (خروج ۵: ۱) اور ۱۰: ۹ میں اس عید کو عبادت سمجھا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کریں (خروج ۸: ۱، ۲۰ و ۹: ۱، ۱۳ و ۱۰: ۳–۱۱)

پھر عید بعبادت کے ذکر کے بعد صفائی سے لکھا ہے۔

تب فرعون نے موسیٰ کو بلایا اور کہا کہ تم جاؤ خداوند کی عبادت کرو۔ فقط تمہاری بکریاں اور تمہارے گائے بیل یہاں رہیں۔ تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ جائیں۔ موسیٰ نے کہا کہ تجھے ضرور ہے کہ تو ہمارے ہاتھ میں قربانیاں اور سوختنی قربانیوں کے لئے ذبیحہ دے۔ تاکہ ہم خداوند اپنے خدا کے آگے قربانی کریں۔ ہمارے مواشی بھی ہمارے ساتھ جائینگے اور ایک کھر بھی نہ چھوڑا جائیگا۔ کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ ان میں سے خداوند اپنے خدا کی عبادت کے لئے لیں اور جب تک وہاں نہ جائیں ہم نہیں جانتے کہ کون سی چیزوں سے خداوند کی عبادت کریں (خروج ۱۰: ۲۴–۲۶)

کلام مذکورہ میں عید بعبادت و قربانی آئی ہے یہ ایسی صاف بیان ہے جس کی تفسیر و توضیح کی مطلق ضرورت نہیں۔ پس قربانیاں اور عیدیں یہودیوں کے نزدیک مالی عبادات میں شامل ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی خیرات کی کل اقسام مالی عبادت میں داخل سمجھی گئی ہیں جیسے ہے کہ اس بیان پر کسی اہل [illegible] کو انکار نہ ہوگا۔

عبادت کی دوسری قسم اعتقادی عبادت ہے جو [illegible] کی بنیاد [illegible] ہے۔ یہ عبادت ایسی نہایت سادہ ہے۔ عابد اس میں صرف اپنے اعتقاد کے مطابق ایک وقت یا دو وقت یا تین وقت یا چار وقت حسب توفیق اور فرصت خدا کے حضور دعائیں کرتا ہے حمد و ستائش کیا کرتا ہے۔ اس میں وقت کے سوا عابد اپنے مال میں سے کچھ خرچ نہیں کرتا۔ یہ عبادت اکیلے تنہائی اور جماعت کے ساتھ کر سکتا ہے۔ اس عبادت کا عابد پر مالی عبادت فرض ہے۔ جو شخص اعتقادی عبادت نہ کر سکتا تھا وہ اسرائیل میں شمار نہ کیا جاتا تھا۔ پر ہر ایک اسرائیل اعتقادی عبادت فرد فرد کیا کرتا تھا۔ ... مذہب کی کتاب اعتقادی عبادت کا بھی مجموعہ ہے۔ کسی مخالف کو اعتقادی عبادت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جو اعتقادی عبادت زیر بحث ہے اس لئے اس کا ذکر یہیں چھوڑا جاتا ہے۔

مالی عبادت کی مختصر کیفیت

اہل اسلام کے مسلمان سمجھتے ہیں کہ وہ ان تمام چیزوں کے مالک ہیں جن پر لفظ مال و اسباب اور جائداد کی دلالت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ قربانی میں ان چیزوں کو دیکر مغفرت کے امیدوار بنجاتے ہیں پر مسیحی مذہب اس بات کے منکر ہیں۔ وہ کلام اللہ کی سند سے اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ انسان اُن کا ہرگز مالک نہیں۔ بلکہ ان کا مالک خدا ہے۔ انسان اُن چیزوں کی ذات کے فوائد و منافع کا مالک ہے۔ جسے انسان قربانی اور مالی عبادتوں میں صرف اپنے منافع و فوائد ہی قربان کر سکتا ہے۔ چونکہ قربانی کی چیز کی ذات اور اس ذات کے منافع اس چیز کو قربان کئے بغیر قربان نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کلام مقدس میں خدا نے ان چیزوں کو جو قربانی کی جاتی تھیں جدا کیا [illegible] تاکہ ذات کے جملہ منافع کسی انسان یا حیوان کی ملک نہ ہو جائیں۔ چنانچہ

سب جانوروں کا خدا مالک مانا گیا ہے

زبور میں آیا ہے

میں تیرے گھر کا بیل نہ لونگا اور تیرے باڑے کا بکرا۔ کیونکہ جنگل کے سب جانور میرے ہیں اور کوہستان کے حیوانات ہزار ہا ہزار۔ میں پہاڑوں کے سارے پرندوں سے آگاہ ہوں اور دشتی چرندے میرے ہیں۔ اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا کہ دنیا اور اس کی معموری میری ہے۔ کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں؟ یا بکروں کا لہو پیتا ہوں؟ تو شکرگذاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر (زبور ۵۰: ۹–۱۴)۔ زمین خداوند کی ہے اور اسکی معموری بھی جہان اور اس کے سارے باشندے بھی

ہیں۔ [illegible]

عبادت الٰہی میں جانوروں کی ذات کے نفعوں کو قربان کرنے کی اجازت تھی

ہم نے کہا کہ قربانی کے جانور خدا کی ملکیت ہیں۔ انسان اُنکی ذات کے فوائد کا ہی مالک ہے۔ اس لئے خدا کی طرف سے انسان کو اجازت دی گئی کہ وہ خدا کی عبادت میں اُن جانوروں کی ذات کے فوائد کو قربان کر دیوے جو اس کے قبضہ میں ہوتے ہیں مگر اسے یہ حق نہ تھا کہ وہ بیجان جانوروں کی ذات کے فوائد سے نفع حاصل کرے۔ چنانچہ کلام میں لکھا ہے۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے۔ سو میں نے مذبح پر دھرنے کو دیا ہے کہ اس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو۔ کیونکہ وہ لہو ہے کہ جس سے جان کا کفارہ ہوتا ہے۔ سو اسی لئے میں نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم میں سے کوئی خون نہ کھائے اور کوئی مسافر جو تمہارے بیچ میں بستا ہے لہو نہ کھائے۔ (احبار ۱۷: ۱۱-۱۲)

جائے غور ہے

کہ جانوروں کی قیمت انکی جان ہے۔ ان جانوں کی ذات کے فوائد یعنی قربانی کی اجازت تھی نہ انکو سے باہر قرار دے سکتے ہیں۔ ان فوائد کی کمیشی پر قربانی کے جانور قربانی کرنے والوں کی نظر میں کم قیمت یا بیش قیمت ہوا کرتے تھے۔ چونکہ جانوروں کا خون کفارہ قرار پایا تھا۔ جیسا کہا حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ چونکہ خون کو مذبح پر گذراننے کیلئے جانور کی ذات کو ذبح کرنے اسکی ذات کے تمام فوائد سے انکو دست بردار ہونا پڑتا تھا۔ چونکہ جانور کی ذات کے فوائد سے دست برداری قربانی کرنے والے کی ذات پر اثر انداز تھی۔ چونکہ اس سے اس کے اسباب معاش میں کمی واقع ہوکر اسے اس کے معبود کی محبت کا سبق سکھاتی تھی اور جتلاتی تھی کہ تیرا معبود ایسا ... ہے کہ تو اسکی محبت و عبادت میں اپنا سب کچھ ہی نثار کر دے تو بھی کم ہے۔ دوسری طرف بھی قربانی اس امر پر بات میں ظاہر کیا کرتی تھی کہ تیرا معبود ایسا پاک و مقدس ہے کہ اس کا اور تمہارا باہمی تقرب ... محال ہے۔ اسلئے تو اپنی جان کا کفارہ دئیے بغیر اس تقرب کو حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ جو ایک ساتھ ... اوصاف میں تھا۔ پس جبکہ قربانیوں کی غایت عبادت تھی اور عبادت کی غایت عابد و معبود کا تقرب تھا اور کفارہ کی قربانی کرنا گویا ... کہ خدا کے تقرب میں بحال کرنے والی شے تھی۔ پس قربانی اور کفارہ کا ایک تعلق ہے یہ

کفارہ کی قربانی دو قسم کی تھی

ایک وہ جو کاہن کی غرض سے ہوا کرتی تھی۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ دوسری کفارہ کی قربانی وہ تھی جو سال میں ایک دفعہ تمام قوم کے لئے سردار کاہن کیا کرتا تھا یہ قربانی کسی واحد اسرائیل کے لئے نہ ہوا کرتی تھی بلکہ اسرائیل کے امام اعظم کی طرف سے کل قوم کے ہر ایک فرد کے لئے ہوا کرتی تھی۔ کفارہ سے مطلب بھی قربانی مراد ہے جس سے ظاہر و روشن ہے کہ قربانی اور کفارہ لازم و ملزوم ہیں۔ قربانی کو کفارہ سے اور کفارہ کو قربانی سے ہرگز جدا نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قربانی حکم الٰہی کے موافق بندوں کا فعل ہے۔ کفارہ خدا کا فعل ہے۔ اس لئے قربانی پر کفارہ کے فیوض کے حصول کا انحصار ہے جہاں قربانی نہیں وہاں کفارہ بھی نہیں ہے یہ

افسوس کا مقام ہے

کہ عہد قدیم کے ماننے والے قربانی اور کفارہ کا مطلب مذکورہ نہ سمجھتے تھے۔ اُنہوں نے قربانیوں پر تو ہمیشہ زور دیا اور قربانیاں کرتے بھی رہے مگر قربانیوں سے جو قربانی کرنے والوں کی اصلاح مطلوب تھی اسے انہوں نے بالکل فراموش کر دیا بدکاریوں اور بدچلنیوں پر اُتر آئے۔ اس بات کو نہ سمجھے کہ خدا کا حکم ماننا قربانی چڑھانے سے افضل ہے۔ انہوں نے قربانیوں کو اپنے گناہوں کا معاوضہ خیال کر لیا۔ حسب دلخواہ بُرائی کرکے اس بُرائی کی تلافی میں قربانی چڑھا دینا دستور العمل بنا لیا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے خصوصاً یسعیاہ نبی نے انکی اس بددیانتی کا خوب نقشہ کھینچا اور قربانیوں کے دستور کو نامقبول ٹھہرایا ہے ملاحظہ ہو یسعیاہ ۱: ۱۰-۲۰ و ۶۶: ۳ و یرمیاہ ۷: ۲۱-۲۳ وغیرہ پس عہد قدیم کی قربانیاں اور کفارے اور عیدیں جو قدیم کے انبیاء نے جو ترک کیلئے ظاہر فرما دئیے کیونکہ جس حقیقت کے اظہار کے لئے ان قربانیوں اور عیدوں وغیرہ کی اجازت ہوئی تھی لوگ اس حقیقت کی پہچان سے محروم ہو کر بدکاریوں میں مشغول ہوگئے تھے اس وجہ سے خدا نے انبیاء کی معرفت ان کی قربانیوں وغیرہ پر اظہار نفرت کیا۔ ... کے ساتھ قربانی ... کو بے سود ٹھہرایا مگر ہیکل کی بربادی تک قربانیوں پر زور رہا مگر خدا نے ہیکل کو برباد کرکے ہمیشہ کے لئے ان کا خاتمہ کر دیا تھا اب قربانی وغیرہ کے عہد قدیم میں جو احکام موجود ہیں یہ وہ صرف قربانی وغیرہ کے اصلی مقصد و مدعا کی تعلیم و تفہیم کے لئے ہیں جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں مگر اب خدا اپنے عابدوں سے قربانیاں نہیں بلکہ تسلیم مطلق و شکر گزاری کا طالب ہے اور ایسی عبادت کا خواہاں ہے جو معبود میں اور عابد میں تقرب پیدا کرے۔ عابد اپنے معبود پر اپنی جان نثار کر دے اس کی فرمانبرداری میں مرمٹنا عبادت سمجھے۔ یہ کل امور انبیاء کی کتابوں سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ

احمدیت کی بے شمار قربانیاں کہاں سے آئیں اور کیونکر آئیں؟ وہ موسوی شریعت کے خلاف ہیں۔ جو جانور قربانیوں میں قربان کئے جاتے ہیں وہ موسوی شریعت کی رو سے سب کے سب پاک نہیں ہوتے ہیں۔ یہ قربانیاں اسرائیل کے انبیاء کی تعلیم کے خلاف ہیں وہ موسوی شریعت کے موافق گذرانی بھی جاتی ہیں قربانی کرنے والے خود ہی انہیں کھا لیتے ہیں۔ وہ جزو عبادت نہیں ہیں۔ وہ تو احمدیوں کی عیدیں ہیں بلکہ احمدیت کو انہیں قربانیوں پہ ناز ہے؟ اگر احمدیوں کی قربانیاں ان کے گناہوں کا کفارہ اور معاوضہ ہو جاتی ہیں تو پھر دنیا میں ہر ایک بشر نجات یافتہ سمجھا جا سکتا ہے

کیونکہ ہر ایک مسیحی خدا کی ذبح ہوئی قربانی کو کھا کر زندہ رہتا ہے۔ اُن کے کھانے پینے میں کوئی قربانی اور کفارہ کی تخصیص نہیں ہے۔ پس احمدیت کی قربانیاں قربانیاں نہیں ہیں وہ تو قربانی کی نقل ہی ہیں۔ پھر احمدی اصحاب مسیحی کفارہ سے کن سی قربانیوں کا مقابلہ کرنے اُٹھے ہیں؟ مسیحی کفارہ کے مقابل پہلے اپنی قربانیوں کو قربانیاں ثابت کریں۔ پھر اُنہیں مسیحی کفارہ کے مقابل رکھکر دیکھیں تو مسیحی کفارہ کی حقیقت ظاہر ہوگی۔ (باقی پھر)

مُناظرۂ قصور

نمبر اول

ہمارے پیارے ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب کچھ عرصہ تک قصور میں تشریف فرما ہو کر خاموش تھے۔ ہم حیران تھے کہ آپ قصور میں تشریف لا کر کیوں سکوت اختیار کر بیٹھے۔ یہ تو آپ کی طبیعت کے خلاف امر تھا۔ حضرات دراصل آپ خاموش نہ تھے۔ ایک تو قصور میں قیام ہی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب خاموش رہیں! اب حقیقت کھل گئی کہ آپ قصور تشریف لاتے ہی بشارتی کام میں مصروف ہو گئے تھے۔ جاسہ احمدی دستور نے آپ کا خیر مقدم کیا تھا۔ احمدی اصحاب عموماً ہر جگہ مسیحیت کی بشارت کے بند دروازے کھول دیا کرتے ہیں تاکہ ہم مسیحی کام کو انجام دیویں۔ مگر ان کی نیت ایسی نہیں ہوتی وہ صرف مسیحیوں پر غلبہ حاصل کرنے کی نیت سے بحث و مباحثہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ قصور میں مولوی حشمت اللہ کو چھیڑنے کے کیا معنی ہیں وہ غفلت سے آپ کے مقابل ہو گئے۔ اب ناظرین کرام دیکھینگے کہ مسیحیت کے اس چھپے رستم سے وہ کہاں تک عاجز ہوئے ہیں۔ آپ کا مناظرہ تحریر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ کئی نمبروں میں شائع ہوگا۔ نمبر اول آج ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر

قصور ضلع لاہور پنجاب کی ایک تحصیل ہے جو کہ لاہور سے قریباً ۳۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں کی آبادی قریباً ۳۰ ہزار نفوس پر مشتمل ہے جس میں زیادہ تر مسلمان ہیں۔ ہندو آبادی چار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ مسلمان اکثر تجارت پیشہ مگر زیادہ تر خوجہ ذات کے ہیں۔ پٹھان قوم کے مسلمان بھی تھوڑی سی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ مسلمان عموماً اہل سنت والجماعت ہیں۔ شیعہ فرقہ بہت ہی کم ہیں اور اہل حدیث بھی قدرے قلیل پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے خواندہ مسلمانوں میں مذہبی گفتگو کا زیادہ شوق پایا جاتا ہے خصوصاً جب سے عالیجناب فضیلت نصاب مکرم آنجناب وحید العصر علامۃ الدہر پادری عبد الحق صاحب نے یہاں تشریف لا کر چند مذہبی لکچر دیئے اور اپنے قابل لکچروں سے لوگوں کو بہرہ مند فرمایا۔ تب ہی سے لوگوں کو مذہبی تحقیقات اور مباحثہ کا شوق دامنگیر ہو گیا ہے۔

ان کے علاوہ قصور میں قادیانی پارٹی کے احمدی صاحبان بھی قلیل تعداد میں پائے جاتے ہیں اور ان احمدیوں کو مذہبی گفتگو کا خاص طور سے زیادہ شوق ہے۔ مگر افسوس کہ گفتگو ہمیشہ اشتعال انگیز طریقہ سے کرتے ہیں اور کسی خاص بات پر جم کر اور قائم رہ کر گفتگو نہیں کرتے۔ بلکہ ایک مسئلہ کے متعلق جب گفتگو کرتے ہیں بیسیوں غیر متعلقہ امورات بھی پیش کرتے چلے جاتے ہیں اور آداب مناظرہ کا بھی خیال بجا نہیں کرتے۔

جب سے میں قصور کے مسیحیوں کی قائم کردہ انجمن بشارت انجیل کی طرف سے یہاں پر مسلمان اور ہندوؤں میں خداوند مسیح کی بشارت دینے کے کام پر متعین ہوا ہوں تب سے قریباً ہر روز شب و روز آزادی کے ساتھ مذہبی گفتگو ہوتی رہتی ہے اور بازار میں اُنہی کی دکانوں پر بیٹھ کر خداوند کا کلام سُنایا جاتا ہے اور بڑی طول طویل بحثیں جاری رہتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر مذہبی گفتگو یہاں کے احمدیوں سے ہوتی رہی ہے۔ جب اُنہوں نے دیکھ کر دوسری دلیلیں تھکا دیاں سے مولوی محمد صالح صاحب کو دعوت دی کر وہ یہاں آکر ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ سے مناظرہ کریں۔ چنانچہ جب مولوی محمد صالح صاحب یہاں پر تشریف لائے تو اُن کی خواہش کے مطابق الوہیت مسیح پر مناظرہ ہونا قرار پایا اور قریباً دو دن تک مسلسل طور سے مناظرہ ہوتا رہا۔ وقت ۹½ سے ۱۲ بجے تک مقرر تھا اگرچہ گرمی کی شدت کی وجہ سے تکلیفات کا سامنا تھا۔ تاہم بروقت مباحثہ سامعین بکثرت حاضر ہوتے رہے اور بڑے شوق سے جانبین کی تقریر کو سُنتے رہے جسکی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

مولوی محمد صالح۔ ہم آپ سے الوہیت مسیح پر مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ ہمارے چیلنج کو قبول کرتے ہیں؟

ڈاکٹر حشمت اللہ۔ میں آپ کے چیلنج کو بڑی خوشی کے ساتھ منظور کرتا ہوں۔

مولوی محمد صالح۔ اچھا آپ اب مسیح کی الوہیت کو ثابت کریں۔

ڈاکٹر حشمت اللہ۔ مولوی صاحب! سب سے پہلے اس امر کی تحقیق کر لینی چاہئے کہ آیا خدا انسانی جسم مادی میں ظاہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خدا انسانی جسم مادی میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ تو مسئلہ الوہیت مسیح کی تحقیق میں بڑی آسانی اور سہولت ہوگی اور صرف مسیح کی ذات کی تحقیقات باقی رہ جائیگی۔ یعنی اگر اس کی ذات الٰہی ثابت ہو جائے تو مسیح کی الوہیت واجب التسلیم ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ پس سب سے پہلے ہم یہ دیکھینگے کہ خدا کسی مادی جسم میں ظاہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد ہم اس امر کی تحقیق کرینگے کہ مسیح کی ذات کیا ہے؟ کیا آپ بھی اس امر کو منظور کرتے ہیں!

مولوی محمد صالح۔ مجھے منظور ہے۔ آپ ثابت کیجئے کہ خدا کسی مادی جسم میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر حشمت اللہ۔ دین مسیحی کے مسلّمات میں سے یہ امر مسلّم ہے کہ خدا جسم میں ظاہر ہو سکتا ہے

اگر آپ یہ کہیں کہ الوہیت کا جامہ انسانیت میں آنا منہ العقل محال ہے۔ تو پھر میں دریافت کرونگا

(۱) الوہیت کا جامہ انسانیت میں آنا انسان کے نزدیک محال ہے یا خدا کے نزدیک؟ فرض کیجئے کہ انسان کے نزدیک محال ہے تو ممکن العقل ہے کیونکہ انسان کی کیا مجال اور کیا طاقت ہے کہ کما حقہٗ اس کے راز مخفیہ کو سمجھ سکے اور اس کے آئین اور ذات کو جو اس کی ذات مع صفات سے متعلق ہیں دست اندازی کر سکے۔ لہٰذا یہی اس کے محال کہنے کی وجہ ہے۔ اگر خدا کے نزدیک محال ہے تو اس کے قادر مطلق ہونے میں فرق آ جائیگا اور یہ مخل اس کی الوہیت کے ہے۔

(۲) اگر آپ یہ کہیں کہ جسم انسان کثیف ہے اور وجود الٰہی لطیف ہے۔ لہٰذا لطیف کا کثیف میں آنا محال ہے تو پس یہ کہونگا کہ یہ انسانی جسم انسان کا ہے یا خدا کا ہے؟ کلام الٰہی سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا خالق اور مالک خدا ہی ہے اور ہر فرد بشر اس کا مقر ہے تو نتیجہ یہ ہے کہ یہ وجود انسانی انسان کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ بالفرض اگر خدا تعالےٰ اس وجود میں کہ جس کا وہ خود خالق ہے در آئے تو اس کی ذات کے لئے کیا نقصان پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ ذات قابلیت نقصان پذیری رکھتی ہے؟

(۳) بالفرض اگر وجود انسان ناپاک ہے اور یہی ناپاکی اس کی الوہیت کو جامہ انسانیت میں آنے سے روکتی ہے تو یہ طعن ذات الٰہی پر عائد ہوگا کہ اس انسان کو ناپاک اور غلیظ پیدا کیا۔ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خلاق عالم نے انسان کو اشرف المخلوقات موجودات پیدا کیا۔ پیدائش از آدم اور اسی کی نسل میں سے انبیا پیدا کئے اور فرشتوں کو بھی اس دنیا میں بہیئت بشر ہی بھیجا۔ اگر وجود انسان ناپاک ہی تھا اور خداوند عالم بھی بسبب صفت عالم الغیب کے اس حقیقت ناپاکی موجودہ وجود انسانی سے واقف تھا تو پھر اس نے وجود فرشتہ در رسالت اُن فرشتوں کو جو پاک و صاف و مطہر عن الخطا تھے اس ناپاک وجود میں کیوں بھیجا اور خود انسان کو یہ عہدۂ نبوت کیوں سرفراز اور ممتاز فرمایا؟

(۴) اگر وجود انسان ناپاک ہی ہو تو کیا ممکن العقل ہے کہ خدا کے در آنے سے اس وجود میں پھر بھی وہ ناپاکی رہ جائے؟ جبکہ بسبب حرارت و تمازت آفتاب محل تعفن اور خرابی سطح زمین زائل ہو جاتی ہے تو بھلا وجود انسانی میں خدا کے آنے سے وہ ناپاکی اور خرابی کیونکر رہ سکتی ہے؟

(۵) جبکہ خیالات کا مخرج رُوح ہے نہ کہ جسم اور جسم بلا منشاء رُوح کے کچھ کر ہی نہیں سکتا بلکہ محکوم رُوح کا ہے تو ایسی حالت میں حاکم کو بری اور بیچارے محکوم کو ملزم ٹھہرانا قطعاً انصاف سے بعید ہے۔

(۶) اگر بالفرض آپ کو میرے اقوال مذکورۂ بالا پہ اعتماد نہ ہو تو آپ کو لازم اور مناسب ہے کہ بذریعہ علم کیمیا وجود انسانی کا جو عناصر سے مرکب ہے امتحان کریں پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ اس وجود عنصری میں کونسی ایسی شئے ہے جو خدا کی قادر مطلق کو اس وجود میں در آنے سے روکتی ہے؟

(۷) قابل لحاظ امر یہ ہے کہ اس متذکرہ محالیت کو وہی شخص زبان پر لا سکتا ہے جو کہ کما حقہٗ ذات و صفات الٰہی سے واقف ہو اور اسکی قدرتوں کی پیمائش کر سکے۔ لہٰذا میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ کما حقہٗ اس کی ذات اور صفات اور قدرتوں سے واقف ہیں یا نہیں؟ اگر کما حقہٗ واقف ہیں تو خدا محدود ٹھہرا اور یہ محال ہے اور اگر ناواقف ہیں تو کیا بات ہے؟ ناواقفیت کے یہ کلمہ زبان پر لانا کہ خدا جامہ انسانی میں آ ہی نہیں سکتا۔ خدا کو مجبور و معذور ٹھہرانا ہے۔

(۸) علاوہ ازیں تو اکثر علم اور تجربہ کا دارومدار قوانین فطرت ہی ہیں ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسانی شخصیت میں جسم اور روح کا باہم اتصال ہے اور اس سے دنیا بھر کے افراد باہر نہیں ہیں بلکہ یہ کُل قانونِ الٰہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص میں دو متفرق ہستیوں کا ملاپ ہے۔ جو تمام اوصاف اور خواص کا مظہر ہے جسم مادی اور روح غیر مادی ہے جسم فانی اور روح غیر فانی ہے۔ ذہانت، ذکاوت، اختیار آزاد اور عقل وغیرہ بسبب روح کے اوصاف ذاتی ہیں جسم کا اس میں ذرہ بھر بھی دخل نہیں ہے۔ روح اور جسم کی باہمی تمیز میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی خاصیتوں میں جداگانہ ہیں۔ مثلاً جسم کی خاصیتیں بلند، کوتاہ، بیمار، تندرست، خوبصورت، بدصورت وغیرہ وغیرہ ہیں اور روح کے خواص عالم، جاہل، عقلمند، بیوقوف، نیک، بد، خیرخواہ، بدخواہ، خاطی، تائب، فاسق، مومن وغیرہ وغیرہ ہیں۔ پس ہر ایک فہیم اور خوش فہم شخص بڑی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ انسانی شخصیت کا مدار جسم اور رُوح کے باہمی اتصال اور ملاپ پر ہے۔ یہ یقینی ہے کہ جسم اور روح گو علیحدہ علیحدہ اپنی میں صفات اور خواص کا ملاپ نہ ہو جیسے کہ دو اور غیر مادی چیزوں کے ملاپ سے ایک شخص معلوم ہوتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ الٰہی اوصاف اور انسانی اوصاف سے مل کر ایک شخصیت قائم نہ ہو جائے جبکہ جسم کو جسم اپنے اپنے اوصاف سے کہتے ہیں اور روح کا تعارف یا اس کی شناخت اس کے اچھے اوصاف سے ہے۔ جیسے بھوک، پیاس وغیرہ جسم کے اوصاف ہیں اور توبہ کرنا ایمان لانا خیال کرنا اور آگاہ اور فہم وغیرہ روح کے ذاتی صفات ہیں تو پھر خداوند مسیح میں دو متفرق ذاتیں یعنی الوہیت اور انسانیت کے ان یکے سے کیوں پہلو تہی کریں۔ اس مذہبی اصول کے مطابق یہ کہنا کہ انسان کی ساخت میں روح اور بدن کی پیوستگی خداوند مسیح کی شخصیت میں الوہیت اور انسانیت کی پیوستگی کا نشان ہے بالکل صحیح ٹھہرتا ہے اور اس اصول کے مطابق کہ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے اور

جہان کی کل مخلوقات میں سے صرف انسان ہی خدا کا خیال کر سکتا ہے۔ پختہ دلیل اتفاقی ہے کہ خدا جامۂ انسانیت میں مجسم ہو سکتا ہے۔ اور خدا ہی قادر مطلق کو کوئی چیز اس وجود انسانی میں کہ جس کا وہ خود بانی مبانی ہے داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ بلکہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خالق کائنات اپنی مخلوقات کی بہتری و بہبودی اور روحانی فلاح کی خاطر وجود انسانی میں نمودار ہو۔ اب ان دلائل عقلیہ سے قطع نظر کر کے دلیل کلامی کو پیش کرتا ہوں۔ اور میں کلام الٰہی کے ایک ہی حوالے سے ثابت کئے دیتا ہوں۔ کہ خدا مادی جسم میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے خروج ۳: ۱-۶ میں یوں لکھا ہے کہ موسیٰ اپنے سسر یترو کے جو مدیان کا کاہن تھا گلّے کی نگہبانی کرتا تھا۔ تب اُس نے گلّے کو بیابان کی طرف ہانک دیا۔ اور خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک آیا۔ اس وقت خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے میں اس پر ظاہر ہوا۔ اس نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا۔ تب موسیٰ نے کہا کہ میں اب نزدیک جاؤں اور اس بڑے منظر کو دیکھوں کہ یہ بوٹا کیوں نہیں جل جاتا۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آیا تو خدا نے اس بوٹے کے اندر سے پکارا اور کہا کہ اے موسیٰ اے موسیٰ وہ بولا میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا یہاں نزدیک مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اُتار۔ کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا اور ابراہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا چہرہ چھپایا۔ کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا فرشتہ جو خود خدا تھا بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے چھڑانے کے لئے ظاہر ہوا۔ اور اس نے موسیٰ اور ہارون کو یہ عہدہ نبوت سرفراز کیا۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) خدا کا فرشتہ ایک جلتے ہوئے بوٹے میں سے موسیٰ پر ظاہر ہوا (۲) اور خدا کے فرشتہ نے موسیٰ کو اُسی جلتے ہوئے بوٹے میں سے پکارا۔ (۳) اور جوتیاں اُتارنے کا حکم دیا (۴) اور خدا کے ظاہر ہونے سے وہ مقام مقدس زمین بن گئی۔ (۵) اور اُسی خدا کے فرشتہ نے اپنی الوہیت کو پیش کیا اور کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا اور ابراہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں (۶) اور موسیٰ کو بلاشک کامل یقین ہو گیا کہ واقعی اس جلتے ہوئے بوٹے میں خدا ہے اس لئے اس نے اپنا منہ چھپایا۔ کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔

پس اس بیان سے یہ نتیجہ نکلا کہ خدا کسی مادی جسم کو اپنے ظہور کا آلہ بنا سکتا ہے اور کہ وہ اسی طرح انسانیت کو بھی اپنے ظہور کا آلہ بنا سکتا ہے اور گو کہ وہ جسم اختیار بھی کرے تاہم وہ خدا ہی رہتا ہے اور اس کی الوہیت اختیار کردہ جسم سے بدل نہیں جاتی۔ الوہیت الوہیت ہی اور جسم جسم ہی رہتا ہے۔ اور کہ وہ اس سے محدود بھی نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ خدا جب جلتے ہوئے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہوا تو وہ محدود نہیں ہو گیا تھا اور نہ اُسکی خدائی شان میں کسی قسم کا فرق لگا تھا۔ اور نہ ہی اُسکی کبریائی شان میں کمی ہوئی تھی۔ اور کہ وہ بوٹے میں ظاہر ہونے کی وجہ سے محتاج نہیں ہو گیا تھا بلکہ اس نے اپنی مرضی سے اس فعل کو قبول کیا۔ کیونکہ وہ کل شیٔ قدیر ہے

(باقی آئندہ)

ضرورت

فرن ہسپتال کوئٹہ کے لئے ایک نرس اور ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ایک کو [illegible] اور دوسرے کو [illegible] روپیہ ماہوار ہوگی بود و باش [illegible] اور [illegible] کے مکان مفت ملیگا۔ [illegible] سرٹیفکیٹ و درخواست کے ساتھ درخواستیں میڈیکل افسر کوئٹہ کے نام روانہ کی جائیں۔

مکتوب محبتانہ

یہ ایک مسیحی کا جو پہلے مسلمان تھا اپنے ایک محمدی دوست کے نام خط ہے۔ اُس دوست نے آنحضرت کی اس مشہور عام حدیث کو مقتبس کیا کہ ہر شخص کو اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہئے۔ خط مسلسل ہے اور درخواست پر اسکی اصلی عربی عبارت مہیا کی جاتی ہے۔ خط یوں ہے۔

اِن ہم صفائی سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا مذہب آپ کے لئے اور میرا میرے لئے ہے۔ آپ کے اپنے اصول ہیں اور میرے اپنے۔ آپ کی سیاست اپنی اور میری اپنی۔ آپ کا اپنا مذاق ہے اور میرا اپنا۔ یہ تمام ہر ایک شخص کے حقوق ہیں جن سے مستفید ہونے کی ہمیں اجازت ہونی چاہئے۔ یہ رواداری ہے جو عصر حاضرہ کی برکات عظیمہ میں سے ایک ظہور ہے۔ لیکن ہماری رواداری سرد مہری یا لاپروائی نہیں ہونی چاہئے۔ وہ کوئی تو قسمت سے ہی [illegible] ہوگی ہمارے بین الاقوامی تعلقات خاص لاپروائی کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ ہم ایسے زمانہ میں رہتے ہیں کہ جس میں دنیا واحد خاندان بن گئی ہے ہم چاہیں یا نہ چاہیں ہم اس خاندان میں بھائی ہیں۔ اور دنیا کے ایک حصہ کی مشکلات باقی دنیا سے واسطہ رکھتی ہیں۔

ہمارے مختلف مذاہب دنیا میں منتشر ہیں۔ جن کے استعمال اور فائدہ کا سب کو حق حاصل ہے میں مانتا ہوں کہ اسلام اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ آنحضرت نے کسی موقع پر اور خاص حالات کے ماتحت یہ کہا ہوگا کہ تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا میرے لئے۔ لیکن آپ کی جملہ تعلیمات دراصل اس کے خلاف ہیں۔ خدا کی وحدت پر ایمان جو کہ اسلام کی جان ہے۔ پورے طور پر اس کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ جب خدا واحد ہے تو اُس کا دین اُس کی مرضی اور مقصد بھی واحد ہونے چاہئیں۔ تقسیمات و تفرقات صرف انسان ہی کا کام ہیں۔ جہالت ان کی باعث ہو اور غلط فہمی، جدائی اور عناد ان کے نتائج ہیں۔

باقی رہے ہمارے اصول۔ اگر اُن کی بنا حق پر نہیں ہے اور اُن کا مقصود فائدہ عامہ نہیں ہے تو وہ غلط ہیں تا وقتیکہ ہم دوسروں کے اصول سے واقف نہ ہوں ہم رفاہ عامہ کے کاموں میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ممکن ہے کہ جنہیں ہم محض اصول سمجھتے ہیں وہ صرف خودسری اور تکبر ہو۔

ہمارے سیاسیات اگر نئے زمانہ ان میں بین الاقوامی رنگ نہ ہو تو اُن کا نتیجہ تباہی ہے۔ اس بین الاقوامی خوبی کو ہم اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ ہم "تمہارے اصول تمہارے لئے اور میرے میرے لئے" کا مطلب سیاسیات عامہ نہ ہیں۔ تنگ خیال قومی سیاست ایک ایسی جنس ہے جسے بیسویں صدی کے بازار میں بالکل جگہ نہ ملنی چاہئے۔ اسکی کمال ضرورت ہے صرف ایک تمدنی امراض کی طرف اشارہ کرتی ہے بجا اگر مناسب دوائے اس امر کیا جائے تو خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

آخر میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمہارا مذاق تمہارے لئے اور میرا میرے لئے۔ اگر جب ہم یہ کہتے ہیں تو دوسروں کے مذاق کو نہ سمجھے اور آزمانے کے بغیر اُن کے مذاق سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ اور ہمیں اپنے مذاق کا بھی جائزہ لینا اور عمدہ کو منتخب کرنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر جسے ہم ذاتی مذاق کہتے ہیں وہ ہمارے والد کے کپڑوں کی طرح ہے جنہیں ہم پہنتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ انہیں ذاتی طور پر درست تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ عمدہ اور مضبوط ہیں۔ مشرق میں اس کی مثال پگڑی ہے اور مغرب میں انگریزی ریشمی ٹوپی۔ بعض کہینگے کہ یہ بہت اچھے خیالات تو ہیں۔ مگر ان پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ زندگی قلیل اور وقت محدود ہے۔ اگر ایک شخص جملہ مذاہب کا مطالعہ کرنے کی کوشش کرے۔ تمام اصولوں کو سمجھے۔ تمام سیاسی تحریکات کی پیروی اور تمام قسم کے مذاقوں کا امتحان کرنے لگے۔ کھانے اور پینے کو کوئی وقت نہ ملیگا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ہم تمام سوالات کا کشادہ دلی اور فراخ قلبی سے مطالعہ کریں جو زندگی میں ہمارے سامنے آتے ہیں تو کھانا پینا چھوڑے بغیر یہ سب باتیں سیکھی جا سکتی ہیں کیونکہ باہمی فہمید ایک سبق ہے جسے ہم زندگی ہی میں اور زندگی کے ذریعہ ہی سے سیکھتے ہیں۔ (ب۔ س۔)

پادری عبد الحق صاحب خان کا پنجاب میں تازہ دورہ

ہمارے پیارے پادری عبد الحق صاحب ۱۰ جولائی سے ۲۰ جولائی تک ضلع شیخوپورہ اور ضلع لائلپور کے بعض مقامات میں بشارت انجیل کی خدمت انجام دیتے رہے مختلف مقامات میں مطابق اشتہار مندرجہ اخبار نور افشاں نہایت کامیابی سے لیکچر دیتے رہے۔ [illegible] جنڈیالہ شیرخاں سے آپ کی مسیحی خدمت کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ باقی مقامات کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ کے لیکچروں سے پبلک کو نفع عظیم پہنچا ہوگا۔

ایک دوست کی شکایت کا جواب

ہمارے ایک معزز دوست نے ہمیں لکھا کہ مجھے آپ کی طرف سے سخت رنج ہے۔ بھلا آپ کو رنج نہ ہوتا تو کیسے ہوتا؟ مگر جناب والا کو یہ سنکر بہت خوشی ہوگی کہ ہم پر رنج کرنے والے آپ ہی اکیلے نہیں ہیں اور بہت بھی ناراض ہیں۔ اس وجہ سے جب کوئی ہم سے اس رنج و بیزاری کا سبب دریافت کیا کرتا ہے تو ہم یہی جواب دیا کرتے ہیں کہ ان دوستوں کو ہماری جدائی کا صدمہ ہوتا ہے ورنہ دنیا میں کون کسی کے لئے رنج و افسوس کرتا ہے ہمارے مہربان ہیں جو ہم پر رنج کرتے ہیں۔ خدا انہیں تسلی اور دلاسا دیوے جو ہمیں زندہ درگور کر کے ماتم کناں ہیں۔

حضرت رسا کا نیک ارادہ

ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی کہ حضرت رسا [illegible] مسیحی شعرا کی سوانح عمریاں تحریر فرما کر نور افشاں کے کالموں میں شائع کرانا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں حضرت رسا کا ارادہ نہایت نیک اور یہ کام نہایت مفید ہوگا۔ اگر آپ اس کام کو انجام دینے پر آمادہ ہیں تو نور افشاں بھی جناب کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ آپ سوانح نگاری کا کام شوق سے شروع فرمائیں۔ قابل اشاعت سوانح عمریوں کی اشاعت سے نور افشاں کو ہرگز انکار نہ ہوگا۔

امریکہ کے موجودہ پریذیڈنٹ کے قیمتی اقوال

پریذیڈنٹ کولج نے ایک [illegible] سے یہ فرمایا:

ہمیں زر کی ترقی کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں روحانی ترقی کی ضرورت ہے۔

ہمیں ذہنی طاقتوں کی زیادہ ضرورت نہیں ہمیں زیادہ روحانی قوت کی ضرورت ہے۔

ہمیں زیادہ علم درکار نہیں بلکہ ہمیں خصائل و سیرت کی ضرورت ہے۔

ہمیں زیادہ حکومت درکار نہیں بلکہ تہذیب و شائستگی کی ضرورت ہے۔

ہمیں زیادہ شریعت و قوانین کی ضرورت نہیں بلکہ مذہب کی ضرورت ہے۔

ہمیں زیادہ دیدنی چیزوں کے حصول کی ضرورت نہیں بلکہ نادیدنی چیزوں کی ضرورت ہے۔

(ب۔ س۔)

ضرورت

ضلع انبالہ کے ایک دیہاتی مدرسہ کے لئے ایک مسیحی خاتون اُستانی کی ضرورت ہے جو ہندی کا علم بخوبی رکھتی ہو۔ امیدوار اپنی درخواست معہ سند پتہ ذیل پر ارسال کریں۔

المشتہر

مس بی۔ جے۔ ہارڈی

ڈیوڈار، منصوری

نور افشاں کے نئے خریدار دیجئے۔



نئی کتابیں

ہماری بائبل اور مسلم علماء

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بائبل بدل گئی ۔ تحریف ہو گئی اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہو سکتی ۔ وہ ایک فضول کتاب ہے ۔ عیسائی اسکی اصلیت و اعتبار کا ۔ اس کی قدر و منزلت کا کچھ بیان نہیں کر سکتے ۔ کتاب ہذا میں اعتراضات مذکورہ کا دندان شکن جواب دے کر بائبل کی اصلیت و اعتبار کا ۔ بائبل کی قدر و قیمت کا ایسا بیان کیا گیا ہے ۔ جو نہ صرف ہر ایک بائبل کے مخالف کو لاجواب اور چپ کر دے بلکہ بائبل مقدس کی بابت ہر ایک مسیحی کے ایمان و امید و محبت کو زیادہ کرے ۔ ہر ایک مسیحی مناد و مبشر کی تقویت کا باعث ہو ۔ ہر ایک متلاشی کے لئے تعلیم کا ذریعہ ہو ۔ اردو زبان میں یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے ۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے ۔ ضخامت دو سو صفحے سے زائد ہے ۔ قیمت بغیر محصول ایک روپیہ ہے ۔ پادری غلام مسیح ایڈیٹر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور سے طلب فرمائیں ۔

قدیم مسیحی تصنیفات کے چند منتخب ابواب

یہ ایک نئی کتاب ہے جو پہلی دفعہ اردو لباس میں نکلی ہے ۔ ۱۰۰ سے پہلے پروفیسر گوائکمن مرحوم نے ملتان کے طلبا کے لئے مع نوٹس تصنیف کیا تھا ۔ بعدہ پادری کارچیبلڈ صاحب ڈی ڈی پرنسپل سینٹ پالس ڈوینٹی سکول میرٹھ نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ۔ اس کتاب کے حقوق میسرز میکملن کے ہیں اور ان کی مہربانی سے ہندوستان کے طلبا کے فائدہ کے لئے یہ کتاب چھاپی گئی ۔

ہم نے اس کتاب کو غور سے پڑھا ۔ اس میں ۱۰ باب قدیم مسیحیوں کی تصنیفات کے اقتباسات ہیں ۔ جو قدیم مسیحیوں کے حالات ۔ ان کے مذہبی عقائد و رسوم ہیں ۔ ان کی جانفشانیوں اور خدمت گذاریوں پر ۔ ان کی مشقتوں اور ایذا رسانی کی برداشتوں پر روشنی ڈالتے ہیں مسیحی مذہب کی فتوحات کی پہلی تین صدیوں کی کیفیت ان اقتباسوں سے ظاہر کی گئی ہے ۔

ہماری سمجھ میں یہ کتاب مسیحی مناووں اور مبشروں کے لئے خصوصاً اور مسیحیوں کے لئے عموماً نہایت مفید ثابت ہوگی ۔ اس کے مطالعہ سے مسیحیوں میں تاریخ کلیسیا پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا ہوگا ہم صدق دل سے سفارش کرتے ہیں کہ ہر ایک خواندہ مسیحی اس کتاب کو منگوا کر ضرور پڑھے ۔

اس کتاب کی لکھائی ۔ چھپائی کاغذ نہایت عمدہ ہے ضخامت ۲۰۰ صفحے سے زیادہ ہے ۔

ڈاکٹر کارچیبلڈ پرنسپل ڈوینٹی سکول میرٹھ سے طلب فرمائیں ۔

اعجاز مسیح

یہ رسالہ ابھی حال ہی میں طبع ہوا ہے جس میں خداوند یسوع مسیح کے چند انجیلی معجزات کو پنجابی زبان میں نظم کا لباس پہنایا گیا ہے ۔ جو ماسٹر عبد اس مدرس کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بار ۔ چھ سیالکوٹ کی جولانی طبع کا نتیجہ ہے ۔ جس کے لئے ہم قابل مصنف کو مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اس رسالہ کو شائع فرما کر واقعی پنجابی مسیحیوں کی ایک بڑی ضرورت کو رفع کیا ہے ۔ یہ رسالہ سنڈے سکولوں اور مسیحی ای کی انجمنوں کے لئے بڑا مفید ثابت ہوگا ۔ بچے اس کے وسیلے سے خداوند کے معجزات کو آسانی سے یاد کر کے خداوند کی تعریف بخوبی کر سکیں گے ۔

رسالہ ہذا کی کی نظمیں خاص پنجابی زبان کی ہیں ہر ایک نظم کا بحر و وزن پنجابی ہے ۔ یہ رسالہ پنجابی مسیحیوں کے پنجابی تخیل کا اعلیٰ نمونہ ہے اور اس لائق ہے کہ ہر ایک مسیحی خاندان میں یہ رسالہ موجود ہو اور اس کی نظمیں بچوں کو حفظ کرائی جائیں ۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے ضخامت ۳۲ صفحوں کی ہے قیمت نا معلوم ہے ۔ مصنف رسالہ سے طلب فرمائیں ۔

مہاتما گاندھی جی نیشنل کالج احمد آباد کے طلبا کو انجیل ...... پڑھایا کریں گے

احمد آباد ۲۵ جولائی ۔ مہاتما گاندھی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہر ایک سپتمبر سے نیشنل کالج کے طلبا کو ایک گھنٹے تک پڑھایا کریں گے ۔ یہ کام تحریک عدم تعاون کے آغاز میں جاری کیا گیا تھا مہاتما جی نے کل طلبا سے فکر دریافت کیا کہ وہ آپ سے کیا پڑھنا چاہتے ہیں ۔ آخر طلبا کی درخواست پر آپ نے یہ منظور کیا کہ آپ انجیل پڑھایا کریں گے ۔

(بندے ماترم)

شاستر ہمارے لئے ہیں ہم شاستروں کے لئے نہیں

ہم شاستروں کو فقط اس حد تک مانتے ہیں جہاں تک یہ شاستر ہماری آتما کی ترقی میں ہمارے مددگار رہے ہیں ۔ ہم اس حد تک ان شاستروں کی پیروی کریں گے جہاں تک یہ ہماری مجلس ۔ ملک اور مذہبی ترقی میں ممد و معاون ہوں ۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں شاستر ہمارے لئے ہیں ہم شاستروں کے لئے نہیں ہیں ۔ اگر یہ شاستر ہماری جاتی کے برہمنوں یا شستروں کے پیدائشی حقوق کو کچلے ڈالتے ہیں اگر یہ شاستر انسان کو تنگ دل ۔ جابر اور ظالم بنا دیتے ہیں تو یہ ہرگز ہماری تعظیم اور عزت کے مستحق نہیں ہیں ۔

(الفضل قادیان ۲۴)

راولپنڈی ۲۸ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹی راولپنڈی نے سینما بند کر کے اس کی جگہ اس مطلب کی سفارش کی ہے کہ یہ عمارت گرا دی جائے کیونکہ وہ کمیٹی کی منظوری کے مطابق نہیں بنایا گیا اور نہ ہی پبلک عمارتوں کی تعمیر کے متعلق کمیٹی کے بائی لاز کے مطابق ہے ۔ (بندے ماترم)

خبریں

کلکتہ ۲۳ جولائی ۔ ڈاکٹر ... جسے حال ہی میں نیپال گورنمنٹ نے کلکتہ سکول آف ٹراپیکل میڈیسن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے اور جنہیں ایک مسلمانوں کے جلوس پر تیر پھینکے جانے کے سلسلے میں گذشتہ اتوار کی رات گرانٹ ... میں ایک مکان میں گرفتار کیا گیا تھا ۔ اب ... کے ورلڈ ... کے یا ... کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کو ضمانت پر رہا کیا گیا ۔

(بندے ماترم)

نیویارک کی خبر مورخہ ۲۳ جولائی مظہر ہے کہ حال نیویارک میں گرمی کی شدت سے ۱۰ اموات واقع ہوئیں ۔ حالانکہ درجہ حرارت سایہ میں صرف ۷۰ درجہ تھا ۔ اگر کہیں ہندوستان کی طرح وہاں بھی ۱۱۶ درجہ تا بلکہ ۱۲۰ درجہ کی گرمی پڑتی تو خدا جانے کیا قیامت آجاتی ۔

(۳)

میکسیکو خبر ۲۰ جولائی ۔ گورنمنٹ نے ملک رومن کیتھولک پادریوں کے خلاف جو جہاد شروع کیا ہے اس کے خلاف تمام آرک بشپوں نے اظہار ناراضگی کے طور پر ایک اعلان شائع کر کے تمام رومن کیتھولک پادریوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ۳۱ جولائی سے گرجاؤں سے علیحدگی اختیار کر لیں ۔

نیویارک ۲۲ ۔ نوخیز ایک تار مظہر ہے کہ آرک بشپ میکسیکو اور جب ... اس الزام پر گرفتار کر لئے گئے ہیں کہ انہوں نے رومن کیتھولک لوگوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ ... متعلقہ ... سے گورنمنٹ پر استغاثہ دائر کر دیں ۔

ہمعصر لیڈر کا نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے کہ لارڈ ارون جب وائسریگل کی کرسی سے الگ ہوتے ہیں تو وہ یہ خیال اپنے دل سے بالکل دور کر دیتے ہیں کہ وہ وائسرائے ہند ہیں اور معمولی مسٹر ووڈ کے طور پر کمال بے تکلفی سے سب سے ملتے جلتے ہیں ۔ ان کا یہ طریق عمل تمام مدعی اور مغرور پسند افسروں کو نہایت ناگوار ہے ۔ اب تک کسی بھی وائسرائے نے اپنے ملٹری سکرٹری اور پرائیویٹ سکرٹری کے علاوہ کسی کو گارڈن پارٹی نہیں دی اور نہ ہی انہیں وائسریگل لاج میں ٹینس کھیلنے کے لئے مدعو کیا ۔ مگر آپ ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا کر چکے ہیں اور ان موقعوں پر آپ اور لیڈی ارون ادنےٰ سے ادنےٰ کلرک کے ساتھ کمال بے تکلفی سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں ۔

(۲)

کلکتہ ۲۲ جولائی ۔ رودپور ضلع چوبیس پرگنہ میں تلاشی لینے پر جو بم اور بارود کے سامان پولیس کو مل سکے اور جبکہ ایک انٹرنس پاس طالب علم ... اسے گرفتار کر لیا گیا تھا ۔ اسی سلسلہ میں اس لڑکے کے بھائی مسٹر ... اور اس کے چچا مسٹر ... گھوش کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ تینوں کو مسٹر ... سی سین چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ قانون متعلقہ سامان آتشگیر پیش کیا گیا اور وہ تحقیقات تک ان کا ریمانڈ لیا گیا ۔

(۳)

لاہور ۲۳ جولائی ۔ میونسپل کمیٹی لاہور کے اجلاس میں ملک محمد حسین پریذیڈنٹ نے کہا کہ لاہور میں روزانہ ۴۴ لاکھ گیلن خرچ ہوتا ہے ۔

(۴)

لاہور ۲۲ جولائی ۔ ... کریا ہوگا کہ ۔

ہزار روپے کے نوٹوں کی چوری کے سنسنی خیز مقدمہ میں بہادر علی ... ملزم نے لاہور ہائیکورٹ میں اسے ضمانت پر رہا کئے جانے کے لئے درخواست دی تھی ۔ آج صبح مسٹر جسٹس فورڈ نے معمولی سماعت کے بعد حکم دیا کہ ملزم کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت منظور کی جائے ۔ چنانچہ مسٹر ... سماعت کنندہ مجسٹریٹ درجہ اول نے تین تین ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں لے کر ملزم کو رہا کر دیا ہے ۔

(۵)

[illegible] ۲۲ جولائی ۔ حکومت سوویٹ نے چین میں ... اختیارات ... کے لئے جنرل ... کو ... مقرر کیا ہے ۔ جنرل ... اس کے علاوہ چین میں سوویٹ کو ... دی ہیں ۔

(۶)

مایوس و لاعلاج مریضوں کو مژدہ

ڈاکٹر ایچ ۔ جے ۔ لوربیر

بی ۔ ایس ۔ ڈی ۔ ڈی ۔ ایس ۔ سی ۔ بی ۔ ایچ ۔ ایم ۔ ڈی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ ایل ۔ ایم ۔ بی ۔ سی ۔ ایم ۔ ایچ ۔ سی

ڈاکٹر ایچ ۔ جے ۔ لوربیر کے نام سے تو شاید ہی کوئی ناواقف ہو ... دنیا بھر میں مشہور دوائیں ہیں ۔ پر آپ بھی بہت سے امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں جن کے علاج سے لوگ ... امید ہو چکے ہیں ۔ آپ چونکہ ... میکلوڈ روڈ لاہور میں مقیم ہیں تو آپ کا شفاخانہ میکلوڈ روڈ قریب دفتر نور افشاں واقع ... کھلا ہے ۔ جہاں صبح کے ۸ سے ۱۱ بجے تک اور شام کے ۴ سے ۸ بجے تک علاج کیا جاتا ہے آپ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج ہو کر دیکھیں بفضل خدا شفا کا ضرور انعام پائینگے ۔



خدا صادق القول اور وعدہ وفا ہے

پیدائش ۱۷ باب

برادران عالی حوصلہ دنوں و تکرار۔ خداوند آپ کے خیالات کو تقویت دے اور آپ میں تحمل کو پیدا کرے کہیں حضرت ابراہام (ابو المؤمنین کا باپ) خداوند کے فرمان کے بموجب بت پرستوں کے ملک سے نکل آیا اور خداوند کے وعدہ کے مطابق ملک کنعان میں خیمہ انداز ہوا اور اس عالم جیزر بکریاں۔ مویشیوں کے گلوں کا مالک تھا۔ اور اپنی زیست خداوند کی یاد میں گذارتا تھا۔ اور تمام سامان طرب مہیا تھے آخر خیموں میں ستے رہتے اس کو کچھ عرصہ ہوگیا۔ ایک دن حضرت عادت مستمرہ کے موافق اپنی سیر کے واسطے نکلے۔ جیسا کہ یہ طریق ہے کہ اکثر شام کے بعد ذرا تفریح کا خواہاں ہوتا ہے۔ حضرت صاحب کا ذوق اظہار ہے کہ خداوند تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ خداوند اس طرح سے ہمکلام ہوا۔ اے ابراہام آسمان کی طرف نگاہ کر۔ تب اُس نے دیکھا کہ ستارے نمودار ہیں۔ تب خداوند نے فرمایا

کہ ان کو گن ابراہام نے کانوں پر ہاتھ رکھے اور خداوند سے کہنے لگا کہ مجھ میں یہ طاقت نہیں اور پھر خداوند نے کہا کہ اس جگہ سے جہاں تو ہے اُتر و دکھن پورب و پچھم دیکھ یہ تمام ملک تجھے اور تیری نسل کو دونگا اور تیری آل اولاد کو زمین کی خاک کی مانند بناؤنگا اگر کوئی فرد زمین کی خاک کو گن سکے تو تیری نسل بھی گنی جاوے۔ ان تمام شیریں امرحات کو ابراہام نے دل میں رکھ لیا۔ آخر ابراہام بڑھا ہوا کبھی کبھی تو اس کے دل میں یہ خیالات موجیں مارتے ہونگے کہ خداوند نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں تیری نسل کو شمار سے بھی زیادہ کرونگا اور تو قوموں کا باپ ہوگا۔ لیکن تا حال میرے گھر تو ایک لڑکا بھی پیدا نہیں ہوا۔ آخر ان خیالات کو بیکر دل میں سوچ جاتا اور سوچتا تھا بعد خداوند کے وعدوں کو دل سے کبھی بھی برطرف نہیں کرتا۔ بلکہ دل میں پورا ایمان تھا کہ خود خداوند اپنے وعدوں کو وفا کریگا۔ اس کے متعلق کوئی بات مشکل نہیں۔

آخر ہم کلام مقدس میں پڑھتے ہیں کہ ابراہام جب کہ ۸۶ برس کی عمر میں اسمٰعیل پیدا ہوا اور اس کے بعد اسحاق پیدا ہوا آخر کو خداوند کا وعدہ پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ کہ جس کا ثبوت ہماری نظروں کے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ روئے زمین پر مخلوق کا شمار اتنا ہے کہ حساب لگانے سے دماغ چکرا آتا ہے غالباً تقاضا ہے کلام مقدس میں ہزار ہا ایسی نظیریں ہیں جو پیشن گوئیاں جو کہ پوری ہو رہی ہیں۔ موجودہ حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو کام کیا جاتا ہے اُس میں تحمل کو پیچھے رکھا جاتا ہے اور ہر کام بے صبری سے کیا جاتا ہے۔ جب ہم خداوند سے دعا مانگتے ہیں تو بغیر امید ہی کے ساتھ اور ہر وقت لفظ شاید سے ہی کمبخت ابتداء ہوتی ہے۔

آؤ ہم سب مل کر حضرت صاحب کی طرح پوری پوری امید رکھیں کہ خداوند ضرور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ خصوصاً خداوند نے ہمارے ساتھ بڑا افضل وعدہ یہ کیا ہے کہ تم گنہگاروں کے لئے اپنا پیارا بیٹا بخش دونگا۔ اور وعدہ ابراہام سے کہیں زیادہ فضیلت والا اور باعث فخر ہے۔ اس کے ساتھ صرف یہ وعدہ تھا کہ تیری آل اولاد کو شمار زیادہ کرونگا۔ لیکن ہمارے ساتھ گناہوں سے مخلصی دینے کا وعدہ اور آسمانی تاج دینے کا وعدہ ہے۔ جو کہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر ہم دل میں پوری پوری امید رکھیں چاہئے۔ خداوند خاک کو پاک کر دیتا ہے اس کے حضور ہر ایک نعمتیں ہیں ہے۔ فقط والسلام

یکے از معلمین مشن مڈل سکول جموں

سرکاری اطلاع

فہرستہائے انتخابات کی تاریخ اشاعت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

(۱) لیجسلیٹو کونسل پنجاب اور لیجسلیٹو اسمبلی کے عام اور خاص حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق۔ ابتدائی نقشہ جات کی فہرستیں (الیکٹورل رولز) مورخہ ۹ اگست ۱۹۲۶ء کو شائع کی جائیگی۔

(۲) تمام دعاوی جو فہرستہائے انتخاب میں نئے ناموں کے درج کرانے کے متعلق ہوں اور تمام اعتراضات جو درج شدہ ناموں کے خارج کرانے کے متعلق ہوں الیکٹورل رولوں کی تاریخ اشاعت سے اکیس دن کے اندر پیش کئے جانے چاہئیں۔ بالفاظ دیگر دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کی تاریخ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جائیگی۔

(۳) دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کا طریقہ جس نوٹس میں درج کر دیا گیا ہے جو فہرستہائے انتخاب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

(۴) فہرستہائے انتخاب کی نظرثانی کے متعلق قواعد پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۲۶ء میں شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔ جو صاحب کمشنر انتخابات (الیکشن کمشنر) کے دفتر سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان قواعد کو پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں اطلاع عام کے لئے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

(۵) جملہ حلقہ ہائے نیابت کی انتخابی فہرستوں کی کاپیاں مورخہ ۹ اگست ۱۹۲۶ء کو یا اس کے بعد صاحب کمشنر انتخابات پنجاب کے دفتر سے خریدی جا سکتی ہیں ہر ضلع کے متعلقہ انتخابی فہرستوں کی کاپیاں بھی اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر سے دستیاب ہو سکیں گی۔

مظفر خاں۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔

گگردوشش

گگروں کی کھجلی اور محرب دوا مجھے بار آزما کر بے خطا پایا اور گگروں کو دور کرنے کے علاوہ خارش اور پانی گرنے کو بھی دافع ہے جو کہ ایک مسیحی دوست نے تیار کیا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ ازیں۔

ملنے کا پتہ

ایم۔ کے۔ خان۔ مہان سنگھ باغ لاہور

میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کے معائنہ کا ایک نیا محکمہ

(مخلص اطلاعات پنجاب)

میو ہسپتال میں جو شعبہ معائنہ (کیجولٹی ڈیپارٹمنٹ) کے افتتاح کی خبر بہت دلچسپی سے سنی جائیگی۔ اس شعبہ کے قائم ہونے سے پبلک کی ایک دیرینہ شکایت کو دور کر دیا ہے میو ہسپتال لاہور میں باہر سے جو مریض علاج کے لئے آتے ہیں آجتک علیحدہ علیحدہ مریضوں کو مناسب وارڈوں میں بھیجنے کی ہدایت کرنے کے لائق لازم رکھے جانے کی ضرورت کے متعلق گورنمنٹ کی توجہ کچھ عرصہ سے مبذول تھی۔ چنانچہ گذشتہ سال ہسپتال مذکور میں مریضوں کی امداد کے لئے ایک خاص محکمہ قائم کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ میو ہسپتال میں ہاؤس سرجنوں کے علاوہ اس پہلے ہی کافی سے زیادہ کام تھا اور ان کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ باہر کے مریضوں کو دیکھنے اور انہیں متعلقہ وارڈوں میں بھیجنے کا فرض باسلوب احسن ادا کر سکتے۔ میو ہسپتال لاہور جیسے بڑے اور مقبول عام ہسپتال میں مریضوں میں اجنبی اشخاص بغیر وقت اور تکلیف کے مختلف وارڈوں کو نہیں ڈھونڈ سکتے اور ایک خطرناک بیماری کی صورت میں اگر ذرا سی دیر بھی ہو جائے تو اس سے خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تین میڈیکل گریجوایٹوں کو اس غرض سے رکھا جائے کہ وہ دم بدم گھنٹے باری باری ڈیوٹی پر رہیں اور ہسپتال میں جو باہر کے مریض آئیں ان کی دیکھ بھال کریں اور انہیں متعلقہ وارڈوں میں بھیجیں۔ ان میڈیکل گریجوایٹوں کے ساتھ اور ملازموں کا عملہ بھی رکھا جائیگا۔

انگلستان ہر سال باہر سے اٹھارہ کروڑ پونڈ کا تمباکو جاتا ہے۔ اس میں سے دس لاکھ پونڈ کا تمباکو ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ستر لاکھ پونڈ کا جنوبی افریقہ (روزانہ زمیندار)

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

تین ہمارے یونانی حکمی دوائیں

(۱) دوا خشک ہوا (؟) مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ اس کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر بواسیر کی ساری تکلیف دور ہو کر کوئی تندرست ہو جاتا ہے قیمت ۸ / ۱

(۲) ... بہت دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو قیمت فی شیشی عمر

(۳) اس کے استعمال سے ... پہلے ہی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ ...

ڈاکٹر ... اوسط لاہور (؟) ضلع بلند شہر

ینگ گرلز کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ سکول لڑکیوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے مڈل اور انٹرنس کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر رکھی ہیں اور چار ہندوستانی استانیاں اسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بہتر ہو گیا ہے۔ ... خوراک لڑکیوں سے ... سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس ... متفرق اخراجات کے لئے ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور ... اس کے علاوہ ہے ... انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طالبات بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی، الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکٹ (؟) ... سے ... تک ... وغیرہ ...

مزید حالات پرنسپل صاحبہ و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مہربان نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

اشتہار کتب

مفتاح القرآن۔ مرتبہ پادری احمد شاہ صاحب شائق۔ قرآن کے تمام الفاظ مع تلفظ بہ ترتیب حروف تہجی ان کے حوالجات اردو اور انگریزی معنی یہ اس قسم کی جامع کتاب ہے کہ قرآن کا ہر لفظ بلا دقت ایک منٹ میں ڈھونڈ سکتے ہیں اور حوالہ کیا قرآن کا نکال لیں اپنی قسم کی واحد ضخیم اور جامع لغت قرآن ہے جلد خوبصورت کپڑا انگلش ... صفحہ ... قیمت ... روپیہ ...

پرانے عہد نامہ کی کتابوں کا دیباچہ | پیدایش کی کتاب سے آخر کی کتاب تک بطور سوال و جواب صفحہ ۱۲۲ مجلد ۱۲ / ۰

پاک کلام کے منظوم حصے۔ یعنی ... امثال، واعظ اور غزل الغزلات کا دیباچہ یہ ایک کتاب دونوں پادری ڈی۔ ایل سکاٹ صاحب ڈی ڈی پرنسپل ... سہارنپور کی تصنیف ہیں صفحہ ... ۱۲ / ۰

تحقیق بائبل۔ بائبل اور دیگر کتابوں میں مماثلت اور بائبل کی صداقت کا بیان اور ... صفحہ ۱۵۵۔ ۴ / ۰

تنقیح مباحثہ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب کے امرتسری مباحثہ پر نظر ثانی صفحہ ۱۲۸۔ ۱ / ۰

تفتیش الاولیا۔ مسلمانوں کے علم تصوف کے منبع اور موجودہ حالت کی تشریح اور مسلم صوفیوں اور ولیوں کی کیفیت صفحہ ۱۹۸۔ ۲ / ۰

طالب الحق کے سوال کا جواب۔ اس سوال کا جواب کہ کیا نجات کے لئے مسیح پر ایمان لانا ضروری ہے۔ صفحہ ۳۲۔ ۳ پائی۔

تسہیل التعلیم۔ مس ... صاحبہ کی مرتبہ ابجد اردو کی کتاب صفحہ ... پڑھنے کا ...

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

پادری ڈبلیو سی کلارک صاحب ایم اے نے نور افشاں ایبٹ روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپوا۔